

## انوار مصطفیٰ

علیہ التحیۃ والثناء

### انتساب:

کتاب ”انوار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم“ حضور ﷺ کی حیات طیبہ کے نورانی ابواب کی ایک نوارانی جھلک عالم اسلام کے سنی مسلمانوں کے قلوب کو منور و مجلی کرنے کے لئے مکتبہ طیبہ کی ایک ادنیٰ سی کوشش ہے۔  
اس کتاب کو حضور ﷺ کے شیعہ جانثار صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی خدمت بابرکت می ۹ منسوب کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

احقر العباد محمد خالد رضوی

(مبلغ سنی دعوت اسلامی، میراروڈ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ  
بے شک اللہ کی طرف سے نور آیا اور روشن کتاب  
جان ایمان ﷺ:

اللہ کی سرتا بقدم شان ہیں یہ  
ان سائیں انسان وہ انسان ہیں یہ  
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں  
ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ

(اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قدس سرہ العزیز)

صحیفہ جمال رسول ﷺ:

☆ حضور ﷺ کا چہرہ اقدس ایسا روشن و تابناک تھا کہ بقول روایان حدیث آپ کے چہرے میں چاند

☆ وسورج تیرتے تھے جس نے بحالت ایمان ایک بار چہرہ دیکھ لیا وہ صحابی ہو گیا۔  
☆ سرمبارک بڑا اور بزرگ تھا جس سے سطوت و عظمت ٹپکتی تھی اور جو خشیت الہی سے ہر وقت جھکا رہتا تھا۔  
☆ قدمبارک نہ زیادہ لمبا تھا اور نہ زیادہ کوتاہ، مگر انسان کے مجمع میں کھڑے ہوتے تو سب سے اونچے نظر آتے۔

☆ جسم مبارک نورانی تھا اس لئے اس کا سایہ نہ سورج کی روشنی میں پڑتا تھا اور نہ چاندنی میں، جسم مبارک پر کبھی کبھی بیٹھی۔

☆ موئے مبارک کچھ بل کھائے ہوئے تھے، جو اکثر کندھے تک اٹکتے رہتے تھے اور جب کبھی چہرہ انور پر بکھر جاتے تو الضحیٰ واللیل اذا سجیٰ کی تفسیر بن جاتے۔  
☆ ریش مبارک گھنی تھی اور چہرہ انور اسکے گھیرے

۵

میں اہسا معلوم ہوتا تھا جیسے آبِ نوسی رحل پر قرآن مجید رکھا ہو، ناک سڈول پتلی اور قدرے اٹھی ہوئی جو اچانک دیکھنے پر شعلہٴ انور معلوم ہوتی تھی۔

☆ سینہ مبارک کشادہ تھا جس میں ناف تک بالوں کی ایک ہلکی سی تحریر تھی، شکم مبارک کی سطح سینے کے برابر تھی جسے چار بار فرشتوں نے چاک کر کے علم و حکمت کا نور بھرا تھا اسی کی شان میں الم نشرح کی آیت اتری۔

☆ پیشانی کشادہ اور صبح ازل کی طرح روشن تھی جسے لوگ چناد کا ٹکڑا کہتے تھے جو راتوں کو خدائے تعالیٰ کے حضور میں سجدہ ریز رہا کرتی تھی۔

☆ گردن شریف نہایت لطیف و شفاف تھی بقول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چاندنی کی ڈھلی ہوئی تھی۔

☆ گوش مبارک نہایت موزوں اور سبک دور

۶

و نزدیک سے یکساں سنتے تھے وحوش و طیور کی بول چال اور شجر و حجر کی زبان حال سے باخبر۔

☆ دندان مبارک موتیوں سے زیادہ چمکدار جن سے مسکراتے وقت روشنی پھوٹ پڑتی تھی اور در و دیوار چمک اٹھتے تھے۔

☆ پشت مبارک ہموار اور سفید و شفاف تھی جیسے چاندی کی ڈھلی ہوئی جس پر شانوں (کندھوں) کے بیچ میں کبوتر کے انڈے کے برابر بھری ہوئی مہر نبوت تھی۔

☆ آنکھیں سیاہ سرگیں اور پلکیں بڑی تھیں جو ہر وقت غیب کا مشاہدہ کرتی تھیں اور آگے پیچھے یکساں دیکھتی تھیں، ساری کائنات میں انہیں آنکھوں نے خدائے پاک کو بے حجاب دیکھا تھا۔

☆ دست مبارک کشادہ اور پر گوشت تھا جو مصافحہ کرتا اس کا ہاتھ معطر ہو جاتا، انہیں ہاتھوں کو خدائے تعالیٰ

۷

انے اپنا ہاتھ فرمایا ہے۔

☆ انگلیاں لمبی اور بخشش و عطا کے لئے پھیلی ہوئی رہتی تھیں، جب کے بیچ سے ضرورت کے وقت پانی کا چشمہ ابلنے لگتا تھا، جن کے اشارے سے چاند کا سینہ شق ہوا اور ڈوبا ہوا سورج پلٹ آیا۔

☆ پنڈلیاں ہموار اور شیشے کی طرح لطیف و شفاف تھیں، کلائیوں قدر لمبی اور گداز، رنگ نکھرا ہوا صاف و شفاف تھا، ابرو محراب حرم کی طرح کماندار تھے جن سے مقام قاب قوسین کا راز آشکارا تھا۔

☆ لب مبارک گل قدس کی پتیوں کی طرح پتلے پتلے اور گلاب کی پنکھڑیوں سے زیادہ نرم و نازک جن کی جنبش پر کارکنان قضا و قدر ہر وقت کان لگائے رہتے تھے۔

☆ آواز انتہائی دلکش و شریں کہ دشمنوں کو بھی پیار

۸

آجائے اور تنی بلند کے فاران سے گونجے تو ساری دنیا میں پھیل جائے، رحمت و کرم کے موقع پر گلولالہ کے جگر کی ٹھنڈک اور کبھی غیرت حق کو جلال آجائے تو پہاڑوں کے کلیجے دہل جائیں۔

☆ گریہ مبارک، سسکتی ہوئی دلی دلی آواز خشیت الہی سے سیہ کا رامت کے غم میں رقت انگیز آیتیں پڑھ کر اور شہینہٴ دعاؤں میں بھیگی بھیگی پلکوں پر آنسوؤں کے چھلکتے موتی۔

☆ ہنسی، انتہائی مسرت و شادمانی کے موقع پر لبوں پر صرف ایک ہلکا تبسم پھیل جاتا نور کی ایک کرن پھوٹی اور در و دیوار روشن ہو جاتے اسی روشنی میں ایک بار ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی سوئی تلاش کر لی تھی۔

☆ پسینہ مبارک انتہائی خوشبودار اور عطر انگیز تھا،

جدھر سے گزر جاتے فضا معطر ہو جاتی، بغل شریف کے پسینہ سے ایک دلہن معطر کی گئی تو پشت در پشت اس کی اولاد میں خوشبو کا اثر تھا۔

☆ لعاب دہن زخیموں اور بیماروں کے لئے مرہم شفا تھا، کھاری کنویں اس کی بطرکت سے شیریں ہو جاتے، شیر خوار بچوں کے منہ میں پڑ جاتا تو دن بھر ماں کے دودھ کے بغیر آسودہ رہتے۔

(ماخوذ از مدارج النبوة، شامل ترمذی، نسیم الریاض، خصائص الکبریٰ، جواہر البحار)

☆☆☆☆☆

### شجرہ نسب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

والد کی جانب سے: محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن عدنان۔

والدہ ماجدہ کی جانب سے: محمد بن آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بنت مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن عدنان جو کہ چالیسویں پشت میں حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام ابن حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے فرزند تھے۔

### سیرت طیبہ ایک نظر میں

ولادت باسعادت بوقت صبح صادق بروز پیر ۱۲ ربیع الاول مطابق ۲۰ اپریل ۵۷۰ء جبکہ آپ کے والد حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہو چکی تھی، آپ نے سب سے پہلے اپنی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دودھ نوش فرمایا، تین روز بعد حضرت ثویبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا، ایک ہفتہ بعد حضرت حلیمہ سعدیہ کی آغوش رضاعت میں اور پھر چار سال میں اپنی والدہ کی آغوش

میں تشریف لائے۔

☆ مدینہ منورہ کا پہلا سفر، والدہ محترمہ کی وفات بمقام ابواء..... بچہ ۶ سال۔

☆ ابواء سے آپ کی دایہ برکت بنت ثعلبہ معروفہ ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کو مکہ معظمہ لے آئیں اور دادا عبد المطلب کی کفالت میں آ گئے۔

☆ آپ کے دادا حضرت عبد المطلب کی وفات:- عمر ۸ سال۔

☆ شام کا پہلا تجارتی سفر ہمراہ چچا ابوطالب:- عمر ۱۳ سال۔

☆ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح:- عمر ۲۵ سال۔

☆ اہل مکہ کی طرف سے صادق وامین کا خطاب:- عمر ۳۰ سال۔

☆ غیبی اسرار و رموز کا آغاز و ظہور:- عمر ۳۳ سال۔

☆ حجر اسود کو بیت اللہ میں نصب کرنے کے لئے بحیثیت ثالث تقرر:- عمر ۳۵ سال۔

☆ غار حرا میں شب و روز عبادت:- عمر ۳۷ سال۔

☆ اعلان نبوت بروز پی ۹ ربیع الاول:- عمر ۴۱ سال۔

☆ نماز فجر و عصر کی فرضیت ۲۲ رکعت:- عمر ۴۱ سال۔

☆ آغاز نزول قرآن جمعہ ۱۸ رمضان:- عمر ۴۱ سال۔

☆ دار ارقم تبلیغ اسلام کے مرکز کا قیام:- عمر ۴۱ سال۔

☆ چالیس افراد کا قبول اسلام عمر ۴۳ سال:- عمر ۴۳ سال۔

☆	سال ۲۷ صفر ۱۳ نبوت
☆	قبائیں تشریف آوری بروز پیر ۸ ربیع الاول
☆	۱۳ نبوت
☆	داخلہ مدینہ منورہ، فرضیت جمعہ کا حکم ۱۲ ربیع الاول
☆	۱۱ مطابق ۲۳ ستمبر عمر ۵۴ سال
☆	بنیاد مسجد نبوی عمر ۵۴ سال ۲۲ ربیع الاول ۱
☆	۱۵ شعبان ۲ھ
☆	اذان کا حکم، حکم تحویل قبلہ در مسجد ذوالقبتین
☆	فرضیت روزہ، زکوٰۃ و جہاد یکم رمضان ۲ھ
☆	نماز عید الفطر کی ادائیگی یکم شوال ۲ھ
☆	معرکہ بدر عمر ۵۵ سال ۱۷ رمضان ۲ھ
☆	معرکہ احد و حرمت شراب و حکم تیمم عمر ۵۶ سال
☆	۴، ۳ھ

☆	نبوت
☆	مسلمانوں کی ہجرت حبشہ عمر ۴۵ سال رجب ۵ھ
☆	نبوت
☆	کفار مکہ کی طرف سے بائیکاٹ اور قید کی زندگی، عمر ۴۷ سال یکم محرم ۶ نبوت
☆	حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات عمر ۵۰ سال ۱۰ نبوت
☆	معاشرتی بائیکاٹ کا خاتمہ، چچا ابوطالب کا انتقال عمر ۵۰ سال ۱۰ نبوت
☆	واقعہ معراج اور فرضیت نماز پنجگانہ عمر ۵۰ سال رجب ۶ نبوت
☆	مدینہ منورہ کے ۶ افراد کا قبول اسلام ۱۱ نبوت
☆	نبوت بیعت عقبہ اولیٰ عمر ۵۳ سال ۱۲ نبوت
☆	ہجرت از مکہ معظمہ، داخلہ غار ثور جمعرات عمر ۵۴

☆	مختلف قبائل و فود کی آمد ۹ھ
☆	مختلف ممالک، یمن، بحرین، عمان اور یمامہ تک اسلامی اثرات ۱۰ھ
☆	حجۃ الوداع میں آپ کا امت سے آخری خطاب عمر ۶۳ سال ۱۰ھ
☆	وصال سے پانچ روز قبل مسجد نبوی میں آخری خطاب جمعرات بوقت ظہر ۱۰ھ
☆	وصال خاتم الانبیاء شہنشاہ دو جہاں رحمۃ اللعلمین صلی اللہ علیہ وسلم بروز پیر بوقت چاشت عمر ۶۳ سال ۱۲ ربیع الاول مطابق ۵ مئی ۶۳۲ء
☆	تدفین جسد طہر ۳۲ گھنٹے بعد منگل اور بدھ کی درمیانی شب۔
☆	(ماخوذ از سیدنا محمد عربی نمبر)

☆	قاری القرآن صحابہ کی شہادت عمر ۵۷ سال ۴ھ
☆	غزوہ خندق، پردہ کا حکم ۵ھ
☆	زنا، قذف اور لعان کی فوجداری قوانین کا نفاذ ۵ھ
☆	صلح حدیبیہ عمر ۵۹ سال ذی قعدہ ۶ھ
☆	فتح قلعہ خیبر، دنیا کے مختلف بادشاہوں کو خطوط یکم محرم ۶ھ
☆	فتح مکہ معظمہ ۲۰ رمضان المبارک ۸ھ
☆	اسلامی حکومت کا قیام حکام کا تقرر، فوجوں کی آراستگی، سیاسی انتظامات، غیر مسلم اقوام سے سلوک عمر ۶۰ سال ۶ھ
☆	صدقات و زکوٰۃ کے محصلین کا تقرر عمر ۶۱ سال ۹ھ
☆	واقعہ تبوک و ادائیگی حج بامارت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذی الحجہ ۹ھ

## مدت قیام

☆ عالم دنیوی میں ولادت مبارکہ سے یوم وصال تک ۶۳ سال ۴ یوم۔

☆ قیام مکہ مکرمہ ۵۳ سال۔

☆ قیام مدینہ منورہ عالم دنیوی میں ۱۰ سال۔

☆ گنبد خضریٰ میں آج تک آرام فرما ہیں اسلئے کہ انبیائے کرام زندہ رہتے ہیں۔

”إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللَّهِ حَيٌّ يُرْزَقُ“ (مسلم شریف)

## غزوات

تاریخ اسلام کی وہ لڑائیاں جن میں حضور ﷺ نے بنفس نفیس شرکت فرمائی، غزوات کہلاتی ہیں اور جس جہاد میں صحابہ کرام کو سپہ سالار مقرر فرمایا وہ سرایا کہلاتی ہیں، غزوات کی کل تعداد ۲۷ ہے جن میں سے چند مندرجہ ذیل

ہیں:

نمبر شمار	نام غزوہ	تاریخ و سنہ	تعداد مجاہدین
(۱)	غزوہ بدر	۱۷ رمضان ۲ھ	۳۱۳
(۲)	غزوہ احد	۱۶ شوال ۳ھ	۶۵۰
(۳)	دویمہ الجندل	ربیع الاول ۴ھ	۱۰۰۰
(۴)	غزوہ بنو مصطلق	۳ شعبان ۵ھ	.....
(۵)	غزوہ احزاب	۲۸ شوال ۵ھ	۳۰۰
(۶)	غزوہ بنو قریظہ	ذی الحجہ ۵ھ	.....
(۷)	غزوہ خیبر	محرم الحرام ۶ھ	۱۴۲۰
(۸)	فتح مکہ	۲۰ رمضان ۸ھ	۱۰۰۰
(۹)	غزوہ حنین	۱۱ شوال ۸ھ	۱۲۰۰
(۱۰)	غزوہ طائف	۱۳ شوال ۸ھ	۱۲۰۰
(۱۱)	غزوہ تبوک	رجب یا رمضان ۹ھ	۳۰۰

## ازواج مطہرات

حضرت خدیجہ الکبریٰ بنت خویلد رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت ام سلمہ بنت امیہ مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت ام حبیبہ بنت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت صفیہ بنت خیام رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت عائشہ صدیقہ بنت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہا

## حضور ﷺ کی اولاد

بیٹے:

حضرت قاسم، حضرت عبداللہ مقلب بہ طیب و طاہر، حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہم

بیٹیاں:

حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم، حضرت فاطمہ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن

## حضور ﷺ کے داماد

حضرت ابوالعاص ابن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
ذوالنورین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

### حضور ﷺ کے رضاعی بھائی بہن

عبداللہ، انیسہ، حذیفہ مقلب بہ شیماء، حدیقہ ان میں سے عبداللہ اور شیماء کو ایمان کا شرف حاصل ہوا باقی دو کا حال معلوم نہیں۔

آپ کے چچا سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ثویبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دودھ پیا تھا اس لئے وہ بھی آپ کے رضاعی بھائی ہوئے۔

### حضور ﷺ کے خلفاء

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

### حضور ﷺ کا لباس

جبہ، قبا، قمیص، عمامہ، چادر، ٹوپی۔  
نوٹ: حضور ﷺ سفید لباس پسند فرماتے تھے۔

### حضور ﷺ پر ایمان لانے والے اولین صحابہ

بڑوں میں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
بچوں میں: حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
عورتوں میں: حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
غلاموں میں: حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

### عشرہ مبشرہ

یعنی وہ جلیل القدر صحابہ جن کو حضور ﷺ نے ان کی ظاہری زندگی میں ہی جنتی ہونے کی بشارت دیدی تھی۔

### ☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

☆ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
☆ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
☆ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
☆ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
☆ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
☆ حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
☆ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
☆ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

### دور نبوی کے شعراء

☆ حضرت کعب ابن مالک  
☆ حضرت عبداللہ بن رواح

### ☆ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہم

### حضور ﷺ کے متعلق عقیدہ

☆ آپ اللہ تعالیٰ کی جانب سے بھیجے ہوئے برحق نبی ہیں۔  
☆ آپ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے زیادہ افضل ہیں۔  
☆ آپ خاتم النبیین یعنی آپ کے بعد دنیا میں کوئی نبی نہیں آسکتا۔  
☆ آپ معصوم عن الخطا ہیں۔  
☆ آپ کا علم ساری مخلوق سے زیادہ ہے۔  
☆ آپ کی توہین کرنا کفر ہے۔

## حضور ﷺ کے حقوق امت پر

امت پر لازم ہے کہ:

- ☆ مخلوق میں سب سے زیادہ آپ سے محبت کرے کہ آپ کی محبت جان ایمان ہے۔
- ☆ آپ کی اور آپ سے وابستہ ہر چیز کی دل و جان سے تعظیم و توقیر کرے۔
- ☆ آپ کے ہر حکم کو تسلیم کرے اور ان پر عمل کرے۔

## خطبہ حجۃ الوداع

اے لوگو! تمہاری جانیں اور تمہارے اموال تم پر عزت و حرمت والے ہیں۔ یہاں تک کہ تم اپنے رب سے ملاقات کرو۔ یہ اس طرح ہے جس طرح تمہارا آج کا دن حرمت والا ہے، جس طرح تمہارا یہ مہینہ حرمت والا

۲۶

ہے اور جس طرح تمہارا یہ شہر حرمت والا ہے۔ بیشک تم اپنے رب سے ملاقات کرو گے، وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں پوچھے گا۔

سنو! اللہ کا پیغام میں نے پہنچا دیا اور جس شخص کے پاس کسی نے امانت رکھی ہو اس پر لازم ہے کہ وہ اس امانت کو اس کے مالک تک پہنچا دے۔ سارا سود معاف ہے لیکن تمہارے لئے اصل زر ہے، نہ تم کسی پر ظلم کرو نہ تم پر کوئی ظلم کرے۔

اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرما دیا ہے کہ کوئی سود نہیں، سب سے پہلے جس ربا کو میں کالعدم کرتا ہوں وہ عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے یہ سب کا سب معاف ہے، زمانہ جاہلیت کی ہر چیز کو میں کالعدم قرار دیتا ہوں اور تمام خونوں میں سے جو خون میں معاف کر رہا ہوں وہ عبدالمطلب کے بیٹے حارث کے بیٹے ربیعہ کا خون ہے جو اس وقت بنو سعد

۲۷

کے ہاں شیر خوار بچہ تھا اور ہذیل قبیلہ نے اس کو قتل کر دیا۔ اے لوگو! شیطان اس بات سے مایوس ہو گیا ہے کہ اس زمین میں کبھی اس کی عبادت کی جائے گی، لیکن اسے یہ توقع ہے کہ وہ چھوٹے چھوٹے گناہ کرانے میں کامیاب ہو جائے گا، اس لئے تم اس چھوٹے چھوٹے اعمال سے ہوشیار رہنا۔

پھر فرمایا کہ جس روز اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا، سال کو بارہ مہینوں میں تقسیم کیا ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں (ذی قعدہ، ذی الحجہ، محرم اور رجب) ان مہینوں میں جنگ و جدال جائز نہیں۔ کفار اپنے اغراض کے پیش نظر ان مہینوں میں رد و بدل کر لیا کرتے تھے۔

اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو! میں تمہیں عورتوں کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیوں

۲۸

کہ وہ تمہارے زیر دست ہیں، وہ اپنے بارے میں کسی اختیار کی مالک نہیں اور یہ تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے امانت ہیں اور اللہ کے نام کے ساتھ وہ تم پر حلال ہوئی ہیں تمہارے ان کے ذمہ حقوق ہیں اور ان کے تم پر بھی حقوق ہیں، تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ وہ تمہارے بستر کی حرمت کو برقرار رکھیں۔

اور ان پر یہ لازم ہے کہ وہ کھلی بے حیائی کا ارتکاب نہ کریں اور اگر ان سے بے حیائی کی کوئی حرکت سرزد ہو پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں اجازت دی ہے کہ تم ان کو اپنی خواب گاہوں سے دور کر دو اور انہیں بطور سزا تم مار سکتے ہو، لیکن جو ضرب شدید نہ ہو اور اگر وہ باز آجائیں تو پھر تم پر لازم ہے کہ تم ان کے خورد و نوش اور لباس کا عہدگی سے انتظام کرو۔

بیشک میں نے اللہ کا پیغام تم کو پہنچا دیا ہے اور میں تم میں

ایسی دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم ان کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن کریم) اور اس کے نبی ﷺ کی سنت۔

اے لوگو! میری بات غور سے سنو اور اس کو سمجھو تمہیں یہ چیز معلوم ہونی چاہئے کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور سارے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں کسی آدمی کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی کے مال سے اس کی رضا مندی کے بغیر کوئی چیز لے پس تم اپنے آپ پر ظلم نہ کرنا۔

جان لو! کہ دل ان تینوں باتوں پر حسد و عناد نہیں کرتے، کسی عمل کو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کرنا، حاکم وقت کو ازراہ خیر خواہی نصیحت کرنا، مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ شامل رہنا اور بے شک ان کی دعوت ان لوگوں کو بھی گھیرے ہوئے ہے جو ان کے علاوہ ہیں، جس

کی نیت طلب دنیا ہو اللہ تعالیٰ اس کے فقر و افلاس کو اس کی آنکھوں کے سامنے عیاں کر دیتا ہے اور اس کے پیشہ کی آمدنی منتشر ہو جاتی ہے اور نہیں حاصل ہوتا اس کو اس سے مگر اتنا جو اس کی تقدیر میں لکھ دیا گیا ہے اور جس کی نیت آخرت میں کامیابی حاصل کرنا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نئی کر دیتا ہے اور اس کا پیشہ اس کے لئے کافی ہو جاتا ہے اور دنیا اس کے پاس آتی ہے اس حال میں وہ اپنا ناک گھسیٹ کر آتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جس نے میری بات کو سنا اور دوسروں تک پہنچایا۔ بسا اوقات وہ آدمی جو فقہ کا جاننے والا ہے وہ خود فقہ نہیں ہوتا اور بسا اوقات حامل فقہ کسی ایسے شخص کو بات پہنچاتا ہے جو اس سے زیادہ فقہ ہوتا ہے۔

تمہارے غلام، تمہارے غلام جو تم خود کھاتے

ہو ان سے ان کو کھلاؤ جو تم خود پہنتے ہو ان سے ان کو پہناؤ، اگر ان سے کوئی ایسی غلطی ہو جائے جس کو تم معاف کرنا پسند نہیں کرتے تو ان کو فروخت کر دو۔

اے اللہ کے بندو! ان کو سزا نہ دو، میں پڑوسی کے بارے میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں (یہ جملہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے اتنی بار دہرایا کہ ہمیں یہ اندیشہ لاحق ہو گیا کہ حضور ﷺ پڑوسی کو وارث نہ بنادیں)

اے لوگو! اللہ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے، اس لئے کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ اپنے کسی وارث کے لئے وصیت کرے، بیٹا بستر والے کا ہوتا ہے یعنی خاوند کا اور بدکار کے لئے پتھر، جو شخص اپنے آپ کو اپنے باپ کے بغیر کسی طرف منسوب کرتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سارے لوگوں کی لعنت ہو۔

نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے کوئی بدلہ اور

کوئی مال، جو چیز کسی سے مانگ لو اسے واپس کرو، عطیہ ضرور واپس ہونا چاہئے اور قرضہ لازمی طور پر اسے ادا کرنا چاہئے اور جو ضامن ہو اس پر اس کی ضمانت ضروری ہے۔

تم سے میرے بارے میں دریافت کیا جائے گا، تم کیا جواب دو گے؟ انہوں نے کہا ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے اللہ کا پیغام پہنچایا، اس کو ادا کیا اور خلوص کی حد کر دی۔